OPEN ACCESS
ACTA ISLAMICA
ISSN (Print): 2411-7315
http://sbbu.edu.pk/actaislamica

بنت شاطیٔ کی سیرتِ نبوی (ﷺ) پر تحریرات اور ان کی کتاب "مع المصطفیٰ" کا تحقیقی جائزہ

Binte Shate's Seerah ((ﷺ)) Writing and An Analysis of her book "Ma'al Mustafa"

Sumia Inayat
Ph.D Scholar: Department of Seerat Studies, University of Peshawar

Prof. Dr. Musarrat Jamal
Professor: Deptt: Arabic, University of Peshawar

ABSTRACT

The Theoretical form of Islam is the Holy Quran and the applied form is the Life of the Holy Prophet which is called Seerat-un-Nabi ((□)). Allah mentioned the different aspects of the Holy Prophet (SAW) in the Holy Qruan and said that (we) have raised high for you your repute. In different ages many scholars wrote on the life of the including Muslims and Non Muslims. Females also contributed in this field. Binte Shate' is one of the renowned Egyptian Scholars. Her full name was Ayesha Daughter of Abdur Rahman but is famous with the name of Binte Shate'. Her father was a Professor in Al-Azhar university in Egypt that is why she was brought up in a scholastic environment. She was born in Dimyat a village in Egypt. She was the first Professor of Al-Azhar University. She married with Amin Al-Khawli who was her teacher and a Professor in Al-Azhar University. She was a historian, journalist, a scholar of the Holy Quran and Hadith. She was, at a time, an expert in Exegesis of the Holy Quran, Seerat writing, poetry, Arabic literature and history and about in her forty years scholastic age she wrote many books including the Exegesis of the Holy Qruan. She wrote a book "Ma'al Mustafa" about MUHAMMAD (SAW) which shows her scholastic views and approach. In this research paper we will present an analysis of her views, style and the stuff she presents on the topic.

Key Wrods: Quran, Hadith, Seerat-un-Nabi, Exegesis

اسلام کی نظری شکل قرآن مجید اور عملی شکل سیرت نبوی ﷺ ہے جو رہتی دنیا کے انسانوں کے لئے عملی نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کی زندگی کے کئی پہلو پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾ (1) ﴿اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے تذکرے کو اونچا مقام عطا کر دیا ہے اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا﴾ مسلمانوں کے لئے اپنے پیغمبر کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (2) ﴿حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے﴾

اس لئے آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے بارے میں جاننا مسلمانوں کے لئے لازمی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ ﷺ سے والہانہ محبت تھی اور اسی وجہ سے آپ ﷺ کے ایک ایک قول اور فعل کو محفوظ کیا۔ انہوں نے آپ ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات سے براہ راست استفادہ کیا۔ پھر انہوں نے اس سلسلہ کو اپنے شاگردوں کو منتقل کیا۔

لفظ "سیرت" کے معنی چلنا، پھرنا، جانا، عمل کرنا، سفر کرنا، طریقہ، سنت اور کردار وغیرہ کے ہیں جبکہ اصطلاحی معنی حالاتِ زندگی اور کردار ہے۔(3) قرآن پاک میں یہ لفظ حالت اور چلنا پھرنا کے لئے تاہم اصطلاحی معنی میں نبی کریم ﷺ کے حالات وواقعات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ﴾ (4) ﴿اسے پکڑلو، اور ڈرو نہیں۔ ہم ابھی اسے اس کی پچھلی حالت پر لوٹا دیں گے﴾ اور فرمایا: ﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ﴾ (5) ﴿تو کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا﴾ اس معنی کے اعتبار سے کسی بھی شخص کے حالاتِ زندگی اس کی سیرت کہلاتا ہے تاہم علوم اسلامیہ میں ﴿سیرۃ﴾ نبی کریم ﷺ کے کردار اور حالاتِ زندگی کے لئے مخصوص ہے۔

سیرۃ النبی ﷺ پر لکھنے کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ بہت بڑی تعداد میں غیر مسلموں نے بھی اس موضوع پر لکھا۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی لکھا۔ تاہم اس شعبے میں خواتین نے کم لکھا ہے۔ ماضی قریب میں مصر کی عالمہ اور فاضلہ خاتون بنت شاطئ نے سیرت النبی ﷺ پر "مع المصطفیٰ" کے نام سے کتاب لکھی۔

بنت شاطئ کا پورا نام عائشہ بنت محمد علی عبدالرحمن ہے، جبکہ بنت شاطئ کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ 6 نومبر 1913ء بمطابق 1330ھ کو مصر کے ایک شہر دمیاط میں پیدا ہوئیں۔ اس عظیم مفکرہ نے تصنفی وتالیف کے علاوہ صحافت کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا۔ آپ بیک وقت تفسیر، تاریخ، سیرت، شعر وادب اور تراجم کے فنون میں ماہر تھی۔ تقریباً چالیس سال تک کتابیں تصنیف کیں، جن میں التفسیر البیانی للقرآن الکریم، سیدات بیت النبوۃ، السیدہ زینب، آمنہ بنت وھب، نساء النبی ﷺ، أرض المعجزات، رحلۃ فی جزیرۃ العرب، ام النبی محمد ﷺ آمنہ بنت وھب اور مع

المصطفیٰ ﷺ قابل ذکر ہیں۔[6]

مصنفہ بنت شاطئی کی تالیفات اپنے اسلوبِ بیان، حسنِ ترتیب اور جامعیت کے اعتبار سے اسلامی اُدب و سیرت نگاری میں ایک گراں قدر اضافہ اور عصر حاضر کے جدید تقاضوں کو پورا کرنے والی بلند پایہ کتب ہیں۔ بلاشبہ ان عربی اسالیب ومناہج کو اردو کے حسین قالب میں ڈھال کر پیش کرنا ایک نہایت اہم دینی وملی خدمت ہے۔

کتب سیرت کی فہرست میں بنت الشاطئی کی کتابِ سیرت "مع المصطفیٰ" ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ انہوں نے قرآن اور اصل مصادر ومراجع کی روشنی میں ایک مختصر مگر جامع سیرت نگاری کی ہے۔

کتاب "مع المصطفیٰ" ایک نظر میں:

زیر نظر کتاب کو دار المعارف نے 1412ھ/1991ء قاہرہ نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے 260 صفحات، ایک مقدمہ اور پانچ ابواب ہیں جو ذیلی فصول میں منقسم ہیں۔ کتاب کے آغاز میں فہرست عنوانات ہے جو صفحہ پانچ تا سات صفحات پر ہیں۔ اس کے بعد انجنئیر اُکمل امین الخولی (مرحوم بیٹے) کے نام "انتساب" ہے([7]) مصنفہ نے "ھذا الکتاب" کے عنوان سے دو صفحات پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ لکھا ہے۔ مصنفہ لکھتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے ساتھ مجھے بچپن سے ہی ایک خاص لگاو اور محبت تھی۔ اسی وجہ سے سیرت کے متعلق کئی کتابیں تحریر کی۔ مزید لکھتی ہیں کہ تراجم سیدات بیت النبوۃ کے سلسلے میں میں نے رسول اللہ کی بچپن سے متعلق ام النبی ﷺ، ازدواجی زندگی کے بارے میں نساء النبی ﷺ اور بحیثیت باپ کے بارے میں بنات النبی ﷺ پر لکھا۔

مصنفہ لکھتی ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے سیرت النبی ﷺ اور قرآنیات کی طرف راغب کیا اور میں قرآن مجید کی تفسیر تفسیر البیانی للقرآن الکریم لکھی۔ اسی طرح مقال فی الِانسان، والشخصیۃ الاسلامیۃ، القرآن وقضایا الِانسان، اعجاز البیانی تحریر کیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ علم حدیث میں مقدمہ ابن الصلاح ومحاسن الاصطلاح لکھی۔ اسکے بعد مؤلفہ نے کتاب "مع المصطفیٰ" کی تحریر پر ابھارنے والے اپنے جذبات پیش کیے ہیں۔

اس کتاب کا پہلا باب "قبل المبعث: الدار، والاھل" ہے۔ جس کی پہلی فصل "ام القرٰی والبیت العتیق" کے نام سے ہے جو کہ صفحہ 15 تا 22 پھیلا ہوا ہے۔ مصنفہ کا منہج یہ ہے کہ کسی بھی موضوع کی ابتداء آیاتِ قرآنیہ سے کرتی ہیں لہذا باب اول کے فصل اول کی ابتداء سورہ البقرہ کی آیت: ([8])﴿وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ سے کی ہے۔ آیت قرآنیہ کے بعد مولد رسول ﷺ مکہ مکرمہ اور بیت مکرم کی تاریخ کا ذکر ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے آباواجداد حضرت اسماعیل علیہ السلام کا علاقہ یہی تھا۔ مصنفہ نے عربوں کی بت پرستی اور ان کے مخصوص بتوں کا ذکر ہے۔ پھر عربوں کی خانہ کعبہ کے حج وطواف، مذہب اور دیگر اقوام کے مذہب کے مختصر ذکر کے ساتھ تاریخی اشعار بھی پیش کیے ہیں۔ پھر عرب میں خانہ کعبہ کی قدر ومنزلت، آب زمزم کی تاریخ بنو جرہم کا مکہ میں آباد

ہونے، کعبہ کی متولی بننے اور بعد میں بنو خزاعہ اور بنو بکر کا انہیں جلاوطن کرنے اور خود تولیت کا منصب سنبھالنے، بعد میں بیت اللہ کا پھر قصی بن کلاب اور فہر و بنی کنانہ کے چند آدمیوں کا ان کو جلاوطن کرنا اور خود بیت اللہ کی متولی بننا اور حجاج کی خدمت کا فریضہ سنبھال لینا، حرب فجار اور آخر میں رسول اللہ ﷺ کے والدین کے خاندانوں کی شرافت و بزرگی کا ذکر ہے۔

دوسری فصل "الیتیم الھاشمی: المولد" صفحہ 23 تا 32 پر مشتمل ہے۔ فصل کی ابتداء "دلائل النبوۃ لابی نعیم اصفہانی" (9) سے ایک روایت شعر کی صورت میں نقل کر کے آغاز کیا ہے۔

لم یزل اللہ ینقلنی من الأصلاب الطیبۃ إلی الأرحام الطاھرۃ لا تتشعب شعبتان إلا کنت فی خیر ھما

اس فصل میں یتیم ہاشمی (رسول اللہ ﷺ) کی مکہ میں حضرت آمنہ کی بطن سے عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر میں ولادت کا ذکر ہے۔ اس کے بعد تفصیلی واقعات: عبد المطلب کا منت ماننا، پوری ہونے پر بیٹے کی قربانی پر اونٹوں کا قرعہ ڈالنا، سو اونٹوں کی قربانی کرنا، عبد المطلب کا اپنے بیٹے عبد اللہ کے لیے بنی زہرہ کے سردار وھب بن عبد مناف کی دختر آمنہ کے رشتے کا ذکر ہے۔ پھر حضرت عبد اللہ کی قربانی کے ذکر میں حضرت اسماعیلؑ "ذبیح اللہ" کا واقعے کا ذکر، سورہ الصافات کی آیات: ﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ (10) جس میں ابراہیمؑ کے خواب اور اسماعیلؑ کی فرمانبرداری کا تذکرہ ہے۔ گویا مصنفہ یہ بتانا چاہتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے آباواجداد میں ہی قربانی کا سلسلہ موجود ہے یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی سے دریغ نہیں کیا حالانکہ یہ بات انہوں نے خواب میں دیکھی تھی پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مثالی فرمانبرداری کو دیکھا جائے کہ انہوں نے کمالِ اطاعت سے اس قربانی کو قبول کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی قبول کی ان کی جان بچائی اور یہ سنتِ ابراہیم آج تک مسلمانوں میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دہرائی جاتی ہے۔

پھر مصنفہ نے قریش کی دوسری عورتوں کا حضرت عبد اللہ کے ساتھ نکاح کے خواہش کرنا کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک نورانی چہرہ دیا تھا۔ پھر مصنفہ دیگر واقعات کا ذکر کرتی ہیں کہ شادی کے ایک ماہ بعد حضرت عبد اللہ کی وفات اور حضرت آمنہ بنت وہب کا بیوہ ہونا، رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے پہلے والدہ ماجدہ کا مبشرات کا مشاہدہ، ابرہہ حکم یمن کا خانہ کعبہ کو گرانے کو قصد، ناکام لوٹنا، چند دن بعد یتیم ہاشمی کی پیدائش کے واقعات کا تذکرہ ہے۔ (11)

تیسری فصل "من مھد مولدہ الیٰ غار حراء" جو کہ 34 تا 38 صفحات پر مشتمل ہے، میں اقوام عالم کی دگرگوں مذہبی حالت کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ پھر محمد بن عبد اللہ ﷺ کو چالیس سال 610ء میں نبوت سے سرفراز کیے جانے اور اس کے بعد بچپن کے واقعات کا تذکرہ جس میں اس یتیم ہاشمی کی حلیمہ سعدیہ کا رضاعت میں لینے اور حضرت حلیمہ سعدیہ کی زبانی روایت جس میں اس بچے کی وجہ سے برکتوں کا ذکر ہے۔ پھر حضرت آمنہ کا یتیم بچے کے ہمراہ شوہر کی قبر پر جانے اور

واپسی پر راستے میں فوت ہونے، رسول اللہ ﷺ کی جوانی کے واقعات کے تذکرہ میں بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حجر اسود کے متعلق تنازع میں ان کا دانشمندانہ کردار، غار حرا میں عبادت اور وحی کے آغاز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔(12)

دوسرا باب "مع المصطفیٰ فی دار المبعثہ" ہے اس میں سات فصول ہیں۔ فصل اول "مع المصطفیٰ فی لیلۃ القدر" کے آغاز میں سورۃ القدر کی آیت: سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (13) پیش کی ہے کہ ظلمت کی لمبی رات کا خاتمہ اور صبح نور کی ابتداء ہے۔ اس موضوع کے تحت رسول اللہ ﷺ پر حرا کے غار اول وحی سورہ العلق کی پہلی پانچ آیتوں کے نزول، رسول اللہ ﷺ کی گھبراہٹ اور خدیجہؓ کا تسلی دینا، ورقہ بن نوفل کے پاس لے جانا ان کا نبی ہونے کی تصدیق کرنا جیسے واقعات کا تذکرہ ہے۔(14)

دوسری فصل "السابقون الاولون" کے نام سے ہے جو کہ ص 46 تا 51 پر پھیلا ہوا ہے۔اس میں مصنفہ آیت: وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ (11) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (12) ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ (13) وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ (14) (15) لکھی ہے۔اس فصل میں ظہور اسلام کی ابتدائی دنوں میں اوّلین اسلام قبول کرنے والے، علانیہ دعوت اسلام، غلاموں اور کمزوروں کا قبول اسلام، قریش کی طرف سے ان پر بے انتہا مظالم کا تذکرہ ہے۔(16)

چوتھی فصل قرآنی آیت "واللیل اذا یغشیٰ" کے نام سے ہے۔ یہ فصل 52 تا 68 صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں مصنفہ کے اسلوب کے مطابق قرآنی آیت: وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ حَتَّى نُؤْتَى مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ (17) سے آغاز ہے جس کی روشنی میں قریش کی اپنے نبی کی تکذیب اور ان کو ایذائیں دینے کا ذکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے متعلق قریش کے اعتراضات، جاہلی شاعر امیہ بن ابی الصلت کا تذکرہ کہ اس نے دین حنیف اختیار کر لیا تھا لیکن اس نے بھی حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کی جس کے بارے میں صحیح حدیث ہے کہ "اس کی زبان مومن ہے لیکن دل کافر"۔اس کے بعد بنات النبی ﷺ کا ذکر ہے کہ چھوٹی فاطمہؓ کے علاوہ تینوں بیٹیوں کے شوہر بھی مومن نہیں تھے۔ قریش نے انہیں آپ ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دینے کا کہا، سیدہ زینبؓ کے شوہر ابو العاص نے انکار کیا اور ابو لہب کے بیٹوں نے سیدہ ام کلثومؓ اور سیدہ رقیہؓ کو طلاق دی لیکن اس سے رسول اللہ کی تبلیغ و دعوت اسلام پر کوئی فرق نہیں پڑا اور بنات النبی ﷺ کو بہتر شوہر ہوئے۔ سیدہ رقیہؓ کی شادی حضرت عثمانؓ سے ہوئی۔ غزوہ بدر کے دن سیدہ رقیہؓ کی وفات ہوئی تو سیدہ ام کلثومؓ کی شادی ذوالنورین حضرت عثمانؓ سے ہوئی۔اس کے بعد ابو لہب کے بارے میں تفصیل ہے کہ یہ وہی عبد العزیٰ ہے جس نے اپنے بھتیجے کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا اور بعد میں جب یہی بچہ بڑا ہو کر پیغمبر چن لیا گیا تو وہ ابو لہب کے نام سے مشہور ہو گیا۔اس کے بعد سورہ الھب کی آیتیں اترنے، رسول اللہ ﷺ کا اپنی خاندان والوں کو دعوت اسلام، ابو لہب کا انتہائی گستاخانہ جواب، ابو لہب کی بیوی ام جمیل اپنی ہجو سن کر محمد ﷺ کی

تلاش کا واقعہ، ابو طالب کا اپنے بھتیجے کی حمایت اور ام جمیل کی ہجو میں شاعر الاحوص کے کہے گئے اشعار کا ذکر ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تکالیف کا ذکر، خانہ کعبہ میں آپ ﷺ کو عبادت کرنے نہ دیا جانا، ابو بکر کی معیت میں خانہ کعبہ میں مشرکین مکہ کا رسول اللہ کو تکلیف دینے کی کوشش، حضرت ابو بکرؓ کا آپ ﷺ کو چھڑانا، حتی کہ ان کا ابو بکرؓ کو ستانے لگ جانا جیسے واقعات مذکور ہیں۔ اس فصل میں ایک ذیلی عنوان مفاوضہ کے نام سے ہے۔ جس میں مشرکین مکہ کا حضرت ابو طالب کے ساتھ پرامن بات چیت کرنے کا بیان ہے کہ یا تو ان کا بھتیجا بتوں کو برا بھلا کہنے سے باز آجائے یا ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ کر انہیں سپرد کر دیں۔ دوسرا ذیلی نکتہ مساومہ میں مشرکین کی ابو طالب اور حضرت محمد ﷺ سے سودے بازی، اور بنی ہاشم کا حضرت محمد ﷺ کا ساتھ دینا۔ تیسرا ذیلی نکتہ فارس میں رسول اللہ ﷺ کے چچا سید الشہداء ﴿حمزہ﴾ کے قبول اسلام اور غزوہ احد میں شہادت کا بیان ہے۔([18])

چوتھی فصل قرآنی آیت ام یقولون افتراہ؟ اس میں سورہ الحاقۃ کی آیتیں: ﴿فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ () وَمَا لَا تُبْصِرُونَ () إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ () وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ () وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ () تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ([19]) سے ابتدا ہے۔ اس میں مشرکین مکہ کی رسول اللہ ﷺ کی تکذیب اور ایذاؤں کا ذکر، قرآن سے اس کا حوالہ، قریش مکہ کے دار الندوہ میں اجلاس، رسول اللہ ﷺ کے لیے ساحر نام رکھنے کی تجویز، پھر سورہ القلم کی آیتوں کا ذکر، ابو طالب کے قصیدہ لامیہ کے چند اشعار کا ذکر، عتبہ بن ابی ربیعہ کا محمد ﷺ کو مال و دولت، شرف و سرداری کا لالچ دینا، رسول اللہ ﷺ کا جواب میں سورۃ فصلت کی آیات سنانا عتبہ کا متاثر ہو کر اپنی قوم کو ناکام لوٹنا، پھر قریش مکہ کا دوبارہ رسول اللہ ﷺ سے بات چیت، نبوت پر معجزات مانگنا، نبی کی بشریت سے انکار، تحقیر آمیز گفتگو، رسول اللہ ﷺ کا استقلال کے ساتھ جوابات دینا، غمگیں حالت پر اللہ تعالیٰ کا تسلی کے لیے سورۃ الاسراء کی آیتوں کا نزول، مشرکین مکہ کے قرآن کے متعلق کہ اسے محمد نے اپنی طرف سے بنایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ان کو قرآن کی مثل پیش کرنے کا چیلنج اور طفیل بن عمرو الدوسیؓ کے قبول اسلام کا بیان ہے۔([20])

پانچویں فصل ھجرۃ الیالحبشہ میں آغاز قرآنی آیات: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ () إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ () وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾([21]) سے ہے۔ حضور ﷺ کا مشرکین مکہ کے ستائے ہوئے مسلمانوں کو ہجرت حبشہ کا حکم دینا، مہاجرین حبشہ کے ناموں کا ذکر، ان کی تعداد، مہاجر حبشہ عبد اللہ بن الحارث بن قیس کے قصیدے کے اشعار، مشرکین مکہ کا نجاشی کے پاس وفد کی روانگی، ابو طالب کا اپنے بیٹے جعفر اور بھتیجی رقیہ بنت النبی ﷺ کے لیے نجاشی کے نام قصیدہ کہنا، مشرکین مکہ کا مسلمانوں کی واپسی کے لیے نجاشی کو ہدایا و تحائف کی پیشکش، نجاشی کا مسلمانوں کی حوالگی سے انکار اور

تحائف کی عدم قبولیت، حضرت رملہؓ بنت ابی سفیان (ام حبیبہؓ) کی ہجرت، ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش کا مرتد ہونا، ام حبیبہؓ کا اس سے علیحدگی، نجاشی کا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پیغام نکاح، ام المؤمنین کا قبول کرنا، نجاشی کا نکاح پڑھوانا، مہر کی ادائیگی کرنا، عزت واحترام کے ساتھ مدینہ بھجوانا اور حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے واقعات مذکور ہیں۔(22)

چھٹی فصل الحصار ۔۔و عام الحزن ہے۔ جس میں قرآنی آیتسورۃ النحل :96 سے آغاز ہے۔ مشرکین مکہ کا ہر حربہ ناکام ہونے اور اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر نیا حربہ مقاطعہ یعنی بنو ہاشم کا معاشی، اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کی تحریر خانہ کعبہ میں آویزاں کرنا، بنو ہاشم کا شعب ابی طالب میں پناہ لینا، تقریباً تین سال کا بھوک وپیاس اور سختیوں میں گزرنا، قریش مکہ کا چند نیک طینت آدمیوں جن میں ہشام بن عمرو بن ربیعہ، زہیر بن ابی امیہ، مطعم بن عدی، ابوالبختری بن ہشام الاسدی اور زمعہ بن الاسود نمایاں ہیں کی معاہدہ ختم کرنے کی کوشش، دیمک کا معاہدہ کی تحریر کو کھا جانا صرف اللہ تعالی کا نام باقی رہنا، بنو ہاشم اور مسلمانوں کا خوش ہونا، اس کے بعد جلد ہی دس نبوی کو ام المؤمنین خدیجہؓ کا فوت ہو جانا اور حضرت ابو طالب کا وفات پا جانا، رسول اللہ ﷺ پر ان دو بڑے صدموں کے وجہ سے اس سال کو عام الحزن سے یاد کرنا اور مشرکین مکہ کا مسلمانوں پر مظالم بڑھانا کے واقعات کا بیان ہے۔(23)

ساتویں فصل قرآنی سورۃ "الاسراء" کے نام سے ہے۔ جس کا آغاز سورۃ الاسراء کی پہلی آیت: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾(24) سے کیا گیا ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ کی معراج بطور امتحان الٰہی کا ذکر، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی ام ہانی کے گھر میں رات کو مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ کا سفر، معراج کے واقعے کی تفصیلات میں بخاری و مسلم اور سیرت ابن ھشام(25) اور تفسیر طبری(26) کے روایات، مشرکین مکہ کا استہزاء و تکذیب، حضرت ابو بکرؓ اور دوسرے مسلمانوں کی تصدیق، ابو بکرؓ کو لقب صدیق سے سرفراز کیا جانا اور سورۃ الاسراء کی آیت 60 پر یہ فصل ختم ہوتا ہے۔(27)

تیسرا باب ص 111 پر "بوادر التحول" شروع ہوتا ہے جس کے تین فصول ہیں۔ فصل اول نجران- و یثرب ہے۔ آغاز قرآنی آیات: ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ () النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ () إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ () وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ () وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ﴾(28) سے ہوتا ہے۔ یہود ونصاریٰ کے بعض قبائل کا اسلام کی طرف مائل ہونا، پھر ان کی مختصر تاریخ جس میں اصحاب الاخدود کا بیان ہے، یہاں سورۃ البروج کی آیات (1 تا 10) دی گئی ہیں۔ اس کے بعد رنجرانی وفد، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بات چیت، واپسی پر ابو جہل اور دوسرے مشرکین کا انہیں برا بھلا کہنا، ان کا انتہائی شائستگی سے جواب دینا، ان عیسائیوں کا سورہ المائدہ: ﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى ذَلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾(29) میں ذکر، مشرکین مکہ کا یثرب کے یہودیوں کے پاس جا کر پوچھ گچھ، یہودی

عالم کا واقعہ، ان واقعات کے تناظر میں مشرکین مکہ کا یہود مدینہ کے پاس جانا، یہود مدینہ کا انہیں تین سوالات (اصحابِ کہف، روح اور ذوالقرنین) رسول اللہ ﷺ سے استفسار، قرآن میں (سورۃ الکہف، کی آیت 9 تا 13 اور آیت 83 تا آیت 98 اور آیت 103 تا 110) ان سوالات کے جوابات دیا جانا، حج کے موسم میں سوید بن صامت الاوسی کا حضور ﷺ سے کلام، بنو عبد الاشہل کے نوجوان ایاس بن معاذ کا اسلام کے متعلق کلمات خیر، قافلے کے سردار انس بن رافع کا انہیں ڈانٹنا وغیرہ کے واقعات کا بیان ہے۔[30]

فصل دوم ابواب مؤصدة کے نام سے ہے۔ آغاز آیات قرآنی: ﴿قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ () وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَى مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ﴾[31] سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کا طائف کی طرف دعوتِ دین کے لیے سفر کے واقعے کا بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ثقیف کے قبیلہ کو دعوت اسلام، عمر بن عمیر الثقفی کے تینوں بیٹوں کا گستاخانہ جواب، محلے کے آوارہ لڑکوں کا پیچھے لگانا، پتھروں کی بارش، رسول اللہ ﷺ کا لہولہان ہونا، باغ میں پناہ لینا، اللہ تعالی سے فریاد بھری التجاء، عداس غلام کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادب کے ساتھ پیش آنا، مالکان کا انہیں قبول اسلام سے منع کرنا، مکہ کی طرف غمگیں واپس لوٹنا، دوبارہ حج کے لیے آنے والے قبائل کو اسلام پیش کرنا، ابو لہب کا ان کو اسلام قبول کرنے سے منع کرنا، کندہ، بنو کلب اور بنو حنیفہ کو اسلام کی دعوت دینا اور ان کا قبول کرنے سے انکار کا بیان ہے۔[32]

فصل سوم "بيعة العقبة ومتجه الاحداث" کا قرآنی آیت: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ ---﴾[33] سے آغاز ہے۔ حج میں رسول اللہ ﷺ کا تبلیغ اسلام، قبائل کو اسلام کی دعوت، یثرب کا ستارہ چمکنا، عقبہ کی گھاٹی میں نوجوانان مدینہ کو دعوت اسلام، ان کا قبول اسلام میں سرعت، دوسرے سال اوس و خزرج کے افراد کا حج کے موسم میں قبول اسلام، اسلام کی برکت سے ان میں دشمنی کی جگہ محبت پیدا ہونا، جلیل القدر صحابی حضرت مصعب کا مدینہ کے انصار کے ساتھ تعلیم اسلام کے لیے تشریف لے جانا، حضرت مصعب کے فضائل، ان کے قبول اسلام کا واقعہ، رسول اللہ ﷺ کا ان کو مدینہ والوں کی امامت اور تعلیم قرآن کے لیے مقرر کرنا، مصعبؓ کے ہاتھوں سردارانِ بنو عبد الاشہل اسید بن حضیرؓ اور سعد بن معاذؓ کا قبول اسلام، حج کے موسم میں مصعب بن عمیرؓ کا مدینہ کے مسلمانوں کے ساتھ ام القریٰ مکہ کو نبی ﷺ کی ملاقات کے لیے آنا، رات کے وقت 73 آدمیوں بمع دو خواتین کا عقبہ میں رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنا، رسول اللہ ﷺ کا ان میں بارہ نقیب مقرر کرنا، قریش مکہ کو معلوم ہونے پر غضبناک ہونا، اس کے بعد مدینہ کے قبائل اوس و خزرج اور بنو جرہم کی

مختصر تاریخ، اوس و خزرج کی باہم دشمنی میں یہود مدینہ کے کردار کا بیان، اسلام قبول کرنے کی بدولت اوس و خزرج میں دیرینہ دشمنی کا محبت و اخوت میں تبدیل ہونا، یہودی مؤرخ([34]) کا بیعت عقبہ ثانیہ کی عظمت کا اعتراف کرنے کا بیان ہے۔ پھر مشرکین مکہ کا مسلمانوں کو تنگ کرنے میں شدت، یہود مدینہ کا مسلمانوں سے لڑائی کے لیے مشرکین مکہ کو بھڑکانا، مسلمانوں کا مدینہ کی طرف ہجرت حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ، رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ کا مکہ میں اکیلے رہ جانا، مشرکین مکہ کا رسول اللہ ﷺ کے ہٹانے کی کوشش اور رسول اللہ ﷺ کا اسی رات مدینہ کی طرف ہجرت کا تذکرہ ہے۔([35])

چوتھا طویل باب "مع المصطفیٰ فی دارھجرتہ" کے نام سے ہے۔ اسکے پانچ ذیلی فصول ہیں۔ پہلی فصل "ھجرۃ وتاریخ" میں نبوت کے تیرہویں سال ہجرت مدینہ، تاریخ اسلامی کا انتہائی اہم واقعہ، اسلامی کلینڈر کا آغاز ہونا، ہجرت رسول اللہ ﷺ و ابو بکرؓ کے واقعہ کی تفصیل، واقعہ ہجرت کی تاریخی اہمیت پر بحث، انصار کا رسول اللہ ﷺ کے یثرب پہنچنے پر گرمجوشی سے استقبال، ہجرت مدینہ کے اسباب پر قرآنی آیات([36]) کے ساتھ بحث، مدینہ میں مسلمانوں کے مدمقابل تین گروہ، یہود، منافقین اور مشرکین کا ذکر، رسول اللہ ﷺ کا یثرب میں چند روزہ قیام، مسجد قبا کی تعمیر، مدینہ منورہ میں تشریف آوری، مدینہ والوں کا رسول اللہ ﷺ کا اپنے ہاں قیام پر اصرار، رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماموراونٹنی، اونٹنی کی بیٹھنے والی جگہ رسول اللہ ﷺ کا مسجد نبوی کی تعمیر، تعمیر میں انصار و مہاجرین کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کا حصہ لینا، رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے حجروں کی تعمیر، مؤاخات، امہات المؤمنین حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ کا نکاح، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا اپنے آبائی وطن مکہ سے محبت کا ذکر اور مشرکین مکہ کا مسلمانوں کے ساتھ بغض و عناد کا ذکر کیا گیا ہے۔([37])

دوسری فصل "أبعاد الموقف فی میدان الصراع" کی سورہ آل عمران آیت 186 سے آغاز ہے۔ ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں مسلمانوں کے مخالفین میں اضافہ ہونا، یہود کی اسلام مخالف سازشوں کا آغاز، یہود کی مدینہ میں بالادستی کا خاتمہ ہونا، یہودی سردار حیی بن اخطب کی اسلام دشمنی میں ام المؤمنین حضرت صفیہؓ بنت حیی کی زبانی روایت کا ذکر([38])، رسول اللہ ﷺ کا مدینہ کے قبائل بشمول یہود کے ساتھ معاہدہ، سیرت ابن ہشام میں مذکور روایت کا ذکر جس میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کی بیہودہ گفتگو اور حضرت سعد بن عبادہؓ کا رسول اللہ ﷺ کو تسلی دینے کا واقعہ ہے۔ یہود کی اسلام دشمنی، ایک یہودی کی اوس و خزرج کو پھر سے جنگ کرانا، رسول اللہ ﷺ کی کوشش سے تنازع دفع ہونے اور اس کے متعلق قرآنی آیات سورہ آل عمران، آیات 99 تا105 کا ذکر، یہود کا رسول اللہ ﷺ نبوت کے دلائل طلب کرنا اور کچھ سوالات کرنا، رسول اللہ ﷺ کا انہیں

قرآنی آیات سورہ البقرہ آیت 118، سورہ الاعراف آیت 187 اور سورہ الاخلاص جواب میں پیش کرنا، حضرت ابو بکرؓ کا یہود سے اسلام کے متعلق کلام اور یہود کا گستاخانہ گفتگو کا واقعہ،اس کے بارے میں نازل ہونے والی سورہ آل عمران کی 181 آیت کا ذکر، پھر ذیلی عنوان "تحویل القبلة الی المسجد الحرام" تحویل قبلہ کا واقعہ، قرآنی آیات سورہ البقرہ آیت 144،142 کا تذکرہ، یہود کا تحویل قبلہ پر غضبناک ہونا اور مشرکین مکہ کا خانہ کعبہ کے متعلق تشویش لاحق ہونے کا بیان ہے۔ پھر ذیلی عنوان "نذر الصدام مع مشرکی قریش" کے تحت مشرکین مکہ کے ساتھ مسلح لڑائی کا آغاز، مسلمانوں پر جہاد کا فرض ہونا، سرایا کا مختصر ذکر، پہلے سریہ "سریہ عبیدہ بن الحارث" کا تذکرہ، سعد بن ابی وقاصؓ کے رجزیہ اشعار، سریہ حمزہ بن عبد المطلب، سریہ عبداللہ بن جحش میں عمرو بن الحضرمی کا قتل، مشرکین کا رسول اللہ ﷺ کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلانا،اس کے متعلق نازل ہونے والی سورہ البقرہ کی 218،217 آیات، عبد اللہ بن جحشؓ کا خوشی میں اشعار کہنا اور اس کے بعد غزوہ بدر کا واقعہ پیش آنے کا ذکر ہے۔([39])

اگلی فصل "یوم بدر، وموازین القوی" کا سورہ آل عمران آیت: 13 سے آغاز ہے۔مکہ کے تجارتی قافلے، غزوہ بدر کے تفصیلی واقعات کا ذکر، مسلمانوں کی فتح، شہدائے بدر، قیدیوں اور غنائم کا ذکر، فتح کی خوشی میں حضرت حسان بن ثابت کے اشعار، کعب بن مالکؓ انصاری کا قصیدہ،اور مشرکین مکہ کے شعراء ضرار بن الخطاب اور امیہ بن ابی الصلت اور شاعرات ہند بنت عتبہ، اور قتیلہ بن الحارث کے انتقام لینے پھر ابھارنے والے اشعار کا بیان ہے۔ پھر مشرکین اور مسلمین دونوں جماعتوں کے مقاصد جنگ، لشکر اور ساز و سامان اور جذبات کا تقابلی جائزہ، بدر کے اسیروں میں رسول اللہ ﷺ کے داماد ابو العاص کی رہائی کے سلسلے میں حضرت خدیجہؓ کے ہار کا ذکر، حضرت زینب بنت محمد ﷺ کا مدینہ بھجوانا، راستے میں مشرکوں کا حضرت زینبؓ کو تکلیف دینا، حضرت زینبؓ کا مدینہ پہنچنا اور کچھ عرصہ بعد ابو العاصؓ کا اسلام قبول کرنے کا بیان ہے۔([40])

اگلی فصل دروس من أحد۔ ورسالة من شهيد "(197۔192) کا سورہ آل عمران آیات 139 تا 140 سے ابتدا کرتے ہوئے غزوہ احد کے اسباب کے بیان میں ہند بنت عتبہ کے انتقامی اشعار، پھر غزوہ احد کے تفصیلی واقعات،اس غزوہ سے حاصل ہونے والے دروس، آیت قرآنی سورہ آل عمران 144 تا 145 کا ذکر، حضرت حمزہؓ کی لاش کی بے حرمتی کا واقعہ، مشرک شاعر عبداللہ بن الزبعری کے مسلمانوں کے ہجو میں اشعار، شاعر رسول حسان بن ثابتؓ کا انہیں جوابی اشعار، سعد بن الربیع کی شہادت کا واقعہ، شہداء کے بارے میں قرآنی آیات سورہ آل عمران: 169 تا 176 پر اس فصل کا خاتمہ ہے۔([41])

پانچویں طویل فصل "الاسلام فی الجبهات الثلاث" میں سورہ الحشر آیت 2 سے آغاز ہے۔اسلام کے مخالفین مشرکین مکہ اور یہود مدینہ کی اسلام مخالفت میں شدت کا مختصر تذکرہ کے بعد ہر تینوں فرقوں یہود، مشرکین مکہ اور منافقین

مدینہ کا الگ الگ تذکرہ بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کے شدید مخالف فرقہ یہود کے ذکر میں یہودی قبیلے بنو قیقاع کی عہد شکنی و شرارت اور رسول اللہ ﷺ کی انہیں مدینہ سے جلاوطن کرنا، پھر بنو نظیر کی عہد شکنی اور جلاوطنی اور اس میں سورہ الحشر کی ابتدائی 2 تا 7 آیات کا تذکرہ، پھر غزوہ احزاب میں بنو قریظہ کی عہد شکنی اور ان کا عبرتناک انجام اور اس بارے میں سورہ الاحزاب 9 تا 27 آیات کا بیان ہے۔ پھر صحیحین کی روایات کی روشنی میں واقعہ افک کا بیان ہے۔ اور واقعہ کی ذیل میں سورہ النور آیات 11 تا 19 پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد یہود کے ساتھ غزوہ خیبر کا بیان ہے۔ اور یہودیوں کے متعلق قرآنی آیات سورہ النساء آیت 160 تا 161 کو پیش کیا گیا ہے۔ یہود کے بعد دوسرے گروہ قریش مکہ کے بیان میں صلح حدیبیہ، بیعت رضوان کے ذکر میں سورہ الفتح آیت 18 تا 21 کا ذکر، پھر ذیلی عنوان قد اجرنا من اجارت" کے نام سے آغاز میں سورہ الممتحنہ آیت 7 سے آغاز ہے۔ اس میں حضرت زینب بنت محمد کا اپنے شوہر ابو العاص بن الربیع کو مدینہ میں پناہ دینے، اگلے سال 7 ہجری میں اسلام قبول کرنے اور 8 ہجری میں حضرت زینبؓ کی وفات۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا بادشاہوں کو دعوت اسلام کے خطوط بھیجنے اور سریہ موتہ کے واقعات مذکور ہیں۔ پھر عنوان المسیر الی المکہ" کی ابتداء میں سورہ الاسراء آیت 81 پیش کیا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ پر چڑھائی کے اسباب، عمرو بن سالم خزاعی کے اشعار، ابوسفیان کا معاہدہ کی تجدید کے لیے کوششیں، ناکامی، فتح مکہ کے تفصیلی واقعات، غزوہ حنین کے واقعات، سورہ التوبہ آیت 25 تا 27 کا ذکر، فتح کے بعد عمرہ قضاء کی ادائیگی، غنائم کی تقسیم میں انصار مدینہ کی خفگی، رسول اللہ ﷺ کا وعظ، انصار کا بخوشی رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں مدینہ واپسی، اور شاعر برادران بجیر بن زہیر اور کعب بن زہیر کے درمیان اشعار کا تبادلہ اور کعب بن زہیر کا اسلام قبول کرنا اور رسول اللہ ﷺ کا اعزاز و اکرام سے نوازنے کے واقعات مذکور ہیں۔ اس کے بعد تیسرا گروہ المنافقین۔۔ والفاضحة منافقین کے بیان میں سورہ التوبہ آیت 84 کا ذکر، منافقین کا غزوات میں شمولیت میں لیت و لعل سے کام لینا، غزوہ تبوک کے سختیوں کا ذکر، منافقین کا پیچھے رہ جانا، بعض مخلص صحابہ کا پیچھے رہ جانا، سیرت ابن هشام سے کعب بن مالکؓ کا واقعہ نقل کرنا، تین پیچھے رہ جانے والے مخلص صحابہؓ کے بارے میں آیات قرآنی سورہ التوبہ آیات 117 تا 118 کا تذکرہ، منافقین کے بارے میں سورہ التوبہ آیات 46 تا 52 اور 80 تا 84 آیات اور 91 تا 96 مذکور ہیں۔(42)

پانچواں باب و دخل الناس فی دین اللہ افواجاً" کے نام سے ہے (ص 249)۔ یہاں تین ذیلی فصول ہیں۔ (43) پہلی فصل سنة الوفود" میں قبائل عرب ثقیف، ہمدان، تمیم، بنی سعد بنی بکر، عبد القیس، کندہ، طیٔ، بنی زبید اور بنو حنیفہ کے وفود کا مدینہ آکر اسلام قبول کرنے کا بیان ہے۔ اور تاریخ طبری (44) سے ابن اسحق کا قول سنۃ الوفود کے بارے میں نقل کرتے ہوئے سورہ النصر پر اس فصل کو ختم کیا ہے۔(45)

دوسری فصل حجة الوداع--والرحیل" 255-253) کی ابتدا سورہ المائدہ آیت 3 سے ہوئی ہے۔اس میں 10 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کا آخری حج حجۃ الوداع اور خطبہ حجۃ الوداع،او آیت قرآنی "الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"(46) کے نزول اور رسول اللہ ﷺ کا حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سربراہی میں شام کی طرف لشکر بھیجنے کا ذکر ہے۔(47)

تیسری اور آخری فصل "الرحیل" میں ماہ صفر 11 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کا مرض الموت میں مبتلا ہونا، حضرت ابو بکرؓ کا نماز کی امامت کرنا اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا وصال، صحابہ کرام خصوصاً حضرت عمرؓ کا شدت غم سے نڈھال ہونا، حضرت ابو بکرؓ کا خطبہ دینا اور سورہ آل عمران آیت 2 کی تلاوت ، مردوں، عورتوں اور بچوں کا باری باری نماز جنازہ ادا کرنا، رسول اللہ ﷺ کی تجہیز و تکفین اور آخر میں سورہ الجمعہ آیت 2 کے ذکر پر اس فصل کا خاتمہ ہوتا ہے۔(48)

خلاصہ بحث و نتائج:

بنت شاطیٔ کی سیرت النبی ﷺ پر کتاب "مع المصطفیٰ ﷺ" ادب اور اسلوب تحریر کے لحاظ سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔انہوں نے اس کتاب کی تحریر میں اصل مصادر و مراجع سے استفادہ کیا ہے۔سیرت کی یہ کتاب مختصر ہونے کے باوجود دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مصداق ہے۔اس کو پڑھتے وقت قاری سیرت النبی ﷺ سے انتہائی عقیدت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

مجموعی طور پر بنت شاطیٔ نے قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں سیرت نگاری کی ہے۔آپ کے بیان کردہ واقعات سیرت کی ترتیب اور تدوین اس طرح ہے کہ سیرت نبویؐ کو ذکر کرتے وقت ہر باب کی ابتدا میں متعلقہ قرآنی آیات پیش کی ہیں۔مثلاً باب "ام القری- والبیت العتیق کی ابتدا میں سورہ البقرہ کی 125 ویں آیت جس میں بیت اللہ کا اور حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہم السلام کو اس کی تعمیر و حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے(49)۔دوسری فصول کی ابتدا میں آیات قرآنیہ ذکر کے ساتھ ساتھ فصل میں جگہ جگہ قرآنی حوالہ جات مذکور ہیں۔اور ان کی روشنی میں سیرت نگاری کی ہے مثلاً باب دوم کے آٹھویں فصل قرآنی آیت ام یقولون افتراہ؟ کے نام سے مقرر کر کے قرآنی آیتوں(50) سے آغاز کیا ہے۔پھر اسی آیت کے تناظر میں سیرت ابن ہشام کی روایت پیش کی ہے(51) اور آگے بھی قرآن کی آیتیں(52) مزید وضاحت کے لیے پیش کی ہیں اس طرح اس فصل میں دس جگہوں پر آیات قرآنی کا ذکر آیا ہے(53)۔اس سے مصنفہ کی قرآن فہمی اور واقعات سیرت سے گہری واقفیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ بنت الشاطیٔ نے تاریخی ترتیب کے اعتبار سے نبی ﷺ کی مکی و مدنی زندگی کو

مجموعی طور پر تین موضوعات قبل المبعث، فی دار مبعث اور فی دار ہجرتہ میں تقسیم کیا ہے۔اور ترتیب زمانی کالحاظ کرتے ہوئے واقعات سیرت بیان کیے ہیں اگرچہ سن درج کرنے کا خاص اہتمام تو نہیں البتہ واقعات کی زمانی ترتیب کا خیال رکھا ہے۔ لیکن کہیں صرف موضوعاتی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے واقعات بیان کیے ہیں۔ مثلاً انہوں نے ذیلی فصول میں مدنی زندگی کے واقعات کے ذکر میں غزوہ بدر واُحد کی تفصیلات کے بعد ایک فصل "الاسلام فی الجبهات الثلاث" میں اسلام مخالف تین گروہ مشرکین مکہ، یہود مدینہ اور منافقین کا ذکر ترتیب وار درج کرکے اس میں تفصیل کے ساتھ ہر ایک جماعت کا اسلام مخالف کردار کو بیان کیا ہے۔اور یہاں موضوعاتی ترتیب سے واقعات بیان کیے ہیں([54])۔ اس طرح انہوں نے عناوینِ سیرت نبوی رقم کرتے وقت منفرد انداز بیان اپنایا ہے۔

بنت شاطیؒ نے واقعات سیرت کو بیان کرنے میں صحاح ستہ، سنن، مستند تاریخی کتب، مصادر کتب سیرت، کتب تراجم وطبقات اور کتب انساب سے مواد اخذ کیا ہے اور ان مؤرخین و سیرت نگاروں کو منتخب کیا ہے جن کی فن حدیث میں علمی و تالیفی حیثیت تسلیم شدہ تھی، بالخصوص ابن اسحٰقؒ، ابن ہشام، ابن جریر طبری، سہیلی، ابن عبد البر، ابن حجر عسقلانی وغیرہ۔

بنت شاطیؒ کا واقعات سیرت کو بیان کرنے کا انداز کچھ ایسا ہے کہ فصل السابقون الاولون (51-46) کا آغاز قرآنی آیت ([55]) سے کیا ہے۔ حضرت خدیجہؓ کا مختصر ذکر کرکے تفصیلی ذکر کے لیے اپنی دوسری کتب نساء النبی ﷺ اور تراجم سیدات بیت النبوۃ کا حوالہ دیتی ہیں کہ تفصیل وہاں ملاحظہ کی جائے۔ پھر حضرت زید بن حارثؓ کے ذکر میں سیرت ابن ہشام اور ابن حجر کی الاصابہ ([56]) کا حوالہ دیا ہے۔ حضرت ابو بکر کے قبول اسلام کے بارے میں مختصر ذکر کے بعد تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے صحیحین میں مناقب ابی بکرؓ، الاصابہ کے ترجمہ اور کتاب الاوائل مصنف ابی بکر ابن ابی شیبہ ([57]) کا حوالہ دیا ہے۔اور آگے تفصیلات میں اسلام کی علانیہ دعوت میں سورۃ المدثر کا حوالہ اور سیرت ابن ھشام اور تاریخ طبری کا حوالہ دیا ہے۔ آل یاسر کے قبول اسلام اور اسلام کی راہ میں سختیاں جھیلنے کی تفصیلات الاصابہ، مصنف ابی بکر ابن ابی شیبہ، سیرت ابن ھشام اور حضرت ابو بکرؓ کی غلاموں کو آزاد کرنے کے بارے میں قرآنی آیات ([58]) کی تفسیر میں تفسیر طبری ([59]) کا حوالہ دیا ہے ([60])۔ اس طرح دوسری جگہ فصل الاسراء (107-103) کی ابتداء سورہ الاسراء کی پہلی آیت سے کیا ہے۔ معراج نبوی کے بارے میں تمہیدی کلمات کے بعد صحیحین سے روایت نقل کی ہے۔اس کے بعد معراج کی کیفیت بیان کرنے میں ابن ہشام کی سیرت میں ذکر ابن اسحاق کا قول نقل کیا ہے۔ پھر دوبارہ ابن اسحاق کا قول پیش کیا ہے۔ پھر مزید تفصیلات کے لیے تفسیر طبری سے سورۃ الاسراء کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے۔اور آخر میں قرآنی آیت سورۃ الاسراء آیت 60 ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ بنت الشاطیؒ نے حدیث، اسماء الرجال، سیرت اور تاریخ کا حسین امتزاج پیدا کیا ہے اور یہی ان کی کتاب سیرت کے بنیادی مآخذ ہیں۔

اس کتاب کی ایک خاص یہ ہے کہ یہ مختصر ہونے کے باوجود سیرت الرسول ﷺ پر ایک جامع کتاب ہے۔ سیرت کی طویل اور ضخیم کتابوں کے برعکس اس مختصر کتاب کو عام قاری پڑھنے میں بوریت محسوس نہیں کرتا۔ بنت الشاطیؒ نے واقعات سیرت میں مختصر ذکر کے بعد تفصیلات دیکھنے کے لیے دوسرے بنیادی ماخذ کا حوالہ دیا ہے کہ اگر قاری کو دلچسپی ہو تو تفصیل وہاں ملاحظہ کر سکتا ہے۔ مثلاً دوسری فصل السابقون الاوّلون میں حضرت خدیجہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ کے مختصر تعارف و مناقب ذکر کر کے تفصیلات کے لیے دوسرے ماخذ کا حوالہ دیا ہے([61])۔

بنت الشاطیؒ نے سیرت نگاری کے واقعات کے ساتھ کئی جگہ اشعار کا استعمال کیا ہے جو قاری کے لیے دلچسپی کا باعث ہے، آپ نے مشہور جاہلی شعراء مثلاً پہلے باب کی فصل اوّل میں زہیر بن ابی سلمیٰ، نابغہ ذبیانی، لبید بن ربیعہ، عمرو بن الحارث بن مضاض الجرہمی کے اشعار پیش کیے ہیں([62])۔

بنت شاطیؒ نے اپنی دوسرے کتب کی طرح مثلاً "ام النبی ﷺ" اور "السیدہ زینب" وغیرہ اس کتاب میں بھی مستشرقین کے اعتراضات کا جائزہ لیا ہے اور اس کے عالمانہ انداز میں جوابات دیے ہیں۔ مثلاً حضرت آمنہ کو رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے قبل آنے والے خواب اور مبشرات کا جائزہ لینے کے بعد لکھتی ہیں کہ حضرت آمنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پیدائش سے قبل آنے والے واقعات اور مبشرات کیا عقل سے بعید خرافات ہیں؟ جسے بودلی نے اپنی کتاب الرسول میں قرار دیا ہے([63])۔ اور بودلی کے ان اعتراضات کا بنت الشاطیؒ نے اپنی کتاب ام الرسول میں تفصیل سے عالمانہ انداز میں دلائل کے ساتھ جوابات دیے ہیں([64])۔

الغرض بنت شاطیؒ کی یہ کتاب بطور ثانوی ماخذ بہت سی خوبیوں سے متصف ہے۔ انہوں نے اصل مراجع و مصادر اور دوسرے منابع یعنی کتب سیرت سے استفادہ کیا ہے۔ اور اس دو کی سیرت کی کتابوں میں ایک اعلیٰ درجہ رکھتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

حوالہ جات(References)

1۔ سورہ الانشراح:4

Surah al Inshirah:4

2۔ سورہ الاحزاب:21

Surah al Ahzab:21

3۔ ثانی، صلاح الدین، ڈاکٹر، اصولِ سیرت نگاری، مکتبہ یادگارِ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، اورنگی ٹاون کراچی، 1424ھ/2003ء

Sani , Salahuddin, Doctor, Usool e seerrat nigari, maktabah yadgar e shaikh ul islam Allama Shabeer Ahmad Usmani, orangi town Karachi, 2003/1424

4۔ سورہ طٰہٰ:21

Surah Taha'a :21

5۔ سورہ یوسف:109

Surah Yousuf :109

6۔ دکتورۃ عائشہ عبدالرحمن، بنات النبی ﷺ، دار الکتاب العربی، بیروت، 1431ھ/2010ء، ص18

, Dar ul kitab ul Arabi, Beirut, 2010)ﷺDoctor Ayesha Abdur Rahman, Banat un Nabi (/1431, p:18

7۔ دکتورہ عائشہ عبدالرحمٰن، مع المصطفیٰ، دار المعارف، قاہرہ، 1412ھ/1991ء ص9

Doctor Ayesha Abdur Rahman, Ma'al Mustafa, Dar ul ma'arif, Qahira,1991/1412, P,9

8۔ سورہ البقرہ:125

Surah al baqara:125

9۔ اصفہانی، أبو نعیم أحمد بن عبداللہ (م430) (دلائل النبوۃ لأبی نعیم اصفھانی) ڈاکٹر محمد رواس قلعہ جی، عبدالبر عباس، دار النفائس، بیروت، 1406ھ/1986ء، ج1، ص57، رقم:15

Asfahani, Abo Nueem Ahmad bin Abdullah(430), Dalaili un nubwah, Doctor Muhammad Rawas Qilaji, Abdulbar Abbas, Dar un Nafais, Beirut ,1986/1406,V:1,p:57, Hadith #15

10۔ سورہ الصافات:102

Surah al safaat:102

11۔ بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص23، 25

Binte Shate , Ma'al Mustafa, p:23,25

12۔ ایضاً، ص34تا38

Ibid, p:34 to 38

13۔ سورہ القدر:6

Surah al Qadar:6

[14]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص41تا45

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:41 to 45

[15]۔سورہ الواقعہ:10

Surah al Waqia:10

[16]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص46

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:46

[17]۔سورہ الانعام:124

Surah al Ana'am:124

[18]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص52تا68

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p :52 to 68

[19]۔سورہ الحاقہ:38

Surah al Haqqa: 38

[20]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص69تا84

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p: 69 to 84

[21]۔سورۃ العنکبوت آیت 41تا43

Surah al Ankaboot:41 to 43

[22]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص85تا96

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p: 85 to 96

[23]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص102۔97

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p: 97-102

[24]۔سورہ الاسراء:1

Surah al Israa:1

[25]۔ابن ھشام، أبو محمد عبد الملک(م213ھ) تحقیق: مصطفیٰ السقاوإبراھیم الأبیاری وعبد الحفیظ الشلبی، السیرۃ النبویہ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر1375ھ/1955ء

Ibne Hisham, Abo Muhammad Abdul Malik(213), Researcher: Mustafa alsiqaa & Ibrahim Alabyari &Abdul hafeez al shelbi , Alseerat un nabaweia, Maktaba albabi alhalbi ,Egypt,1955/1375

[26]۔الطبری، ابو جعفر محمد ابن جریر بن کثیر، جامع البیان فی تأویل أی القرآن، (تفسیر طبری) موسسۃ الرسالۃ، بیروت،1420ھ/2000ء

Al Tabari, Abo jafar Muhammad bin jareer bin kathir,Jame ul bayan fi taweel aaya al qur'an, (tafseer tabari), Mo'assah al Risalah, beirut,2000/1420

[27]۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص107۔103

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:103-107

[28]۔سورۃ البروج:4تا8

Surah al Burooj:4 to 8

[29]۔سورہ المائدہ:82

Surah al Maida:82

[30]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص111۔121

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:111-121

[31]۔سورۃ الانعام:34۔33

Surah al Ana’am:33,34

[32]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص125۔122

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:122-125

[33]۔سورۃ آل عمران :103

Surah aal Emran:103

[34]۔ابوذؤیب، اسرائیل ولفنسون، تاریخ الیہود فی بلاد العرب فی الجاہلیۃ وصدر الاسلام، تقدیم طہ حسین، نقد ڈاکٹر مصطفیٰ جواد، المرکز الاکادیمی للابحاث، 2013، ص109

Abo Dhawib , Israel and wolefensohn,History of Judaism in the arab world in jahiliyyah and sadr al islam, almakaz al academy lil abhaas,2013,p:109

[35]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص140۔126

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:126-140

[36]۔سورہ الکافرون آیت 6، سورہ الشوریٰ آیت 48، سورہ یونس آیت 99 اور سورہ الحج آیات 39 تا 45

Surah al Kaferoon:6 , Surah al shora’a:48 , Surah Yunas:99 , Surah al hajj: 39 to 45

[37]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص158-143

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:143 -158

[39]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص181-159

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p: 159 -181

[40]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص191-182

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p: 182-191

[41]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص197-192

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:192-197

[42]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص247-198

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p: 198-247

[43]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص249

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p:249

[44]۔الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر (م310ھ) تاریخ الرسل والملوک، دار التراث، بیروت 1387ھ/1967ء

Al Tabari, Abo Ja’far Muhammad bin Jareer(310),Tareekh al rusul wal mulook, dar Alturas, Beirut ,1967/1387

[45]۔بنت شاطئی، مع المصطفیٰ، ص252-251

Binte Shate, , Ma’al Mustafa, p: 97-102

[46]۔سورۃ المائدۃ:3

Surah al Ma’ida:3

47۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص253-255

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:253-255

48۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص256-259

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:256-259

49۔بنت شاطئ، مع المصطفیٰ، ص12

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:12

50۔سورۃ الحاقۃ:43۔38

Surah al Haqqah:38-43

51۔ابن ھشام، اَبو محمد عبدالملک(م213ھ) تحقیق: مصطفی السقاو ابراھیم الَابیاری وعبدالحفیظ الشلبی، السیرۃ النبویہ، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر1375ھ/1955ء، (1/ 270)

Ibne Hisham, abo Muhammad Abdul Malik(213), Researcher:Mustafa alsiqaa& Ibrahim Alabyari&Abdul hafeez al shelbi ,Alseerat un nabaweia, Maktaba albabi alhalbi ,Egypt,1955/1375,V:1,P:270

52۔سورۃ القلم:7۔1

Surah al qalam:1-7

53۔مع المصطفیٰ، ص84۔69

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:69-84

54۔باب چہارم، فصل "الاسلام فی الجبھات الثلاث "ص(247۔198)

Chapter no 4 ,topic al isla'm fil aljihat alslas,p:198-247

55۔سورۃ واقعہ،14۔10

Surah al Wa'qia:10-14

56۔ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ/1995

Ibn Hajar Asqalani ,Ahmad bin Ali bin Hajar, Al isabah
fi tameezu sahabah, dar alkutab alelmiah ,Beirut ,1995/1415

57۔الکتاب المصنف فی الَاحادیث والآثار (مصنف ابن اَبی شیبہ)ابو بکر بن اَبی شیبہ، عبداللہ بن محمد بن ابراھیم(م:235) محقق: کمال یوسف الحوت مکتبۃ الرشد، الریاض، 1409، کتاب الاوائل

Ibne abi Shaibah, Abo Bakar ,Abdullah bin Muhammad bin Ibrahim, lkitab al Musannaf fil Ahadith wal Asaar ,Researcher: Kamal Yusuf alhoot, Maktabah al Rushd,Al Riaz, 1409, Chapter: kitab ul Awail

58۔سورۃ اللیل:12تا21

Surah al lail:12 to 21

59۔الطبری، تفسیر طبری، سورۃ اللیل :4و5

Al Tabari, Tafseer tabari, surah al Lail: 4,5

60۔بنت الشاطئ، مع المصطفیٰ، ص49۔46

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p: 46 to 49

61۔بنت الشاطئ، مع المصطفیٰ، ص46

Binte Shate, , Ma'al Mustafa, p:46

[62]۔ایضاً، ص21-17

Ibid, p: 17,21

[63]۔(ر.ف.س.بودلی، R.V.C. Bodley) کتاب الرسول: حیاۃ محمد (The Messenger: The Life of Mohammed)، عربی ترجمہ محمد فرج وعبد الحمید جودۃ السحار؛ دار الکتاب العربی، مصر، 1945، ص25؛ مع المصطفیٰ، ص30

R.V.C. Bodley, The Messenger: The Life of Mohammed, Arabic Translation: Muhammad Farj & Abdulhamid, Dar ul kita'ab Alarabi, Egypt ,1945,p:25; Ma'al Mustafa,p:30

[64]۔بنت الشاطیٔ، عائشہ عبد الرحمٰن، دکتورہ، ام النبی ﷺ، دار الھلال، قاہرہ

Binte Shate , Doctor Ayesha Abdur Rahman, Ummun nabi(ﷺ), Dar ul hilal, qahirah